لکڑی کے کام کرنے والے کو بڑھئی یا نجّار کہتے ہیں۔ لوہے کا کام کرنے والا لوہار ہوتا ہے، سونے چاندی کے زیور سنار بناتا ہے اور عمارت بنانے والا معمار ہوتا ہے۔ گھروں میں پانی بھرنے والا بھشتی ہوتا ہے۔ اور غلاظت دور کرنے والا مہتر۔ جوتا بنانے والے کو موچی کہتے ہیں اور مٹھائی بنانے والے کو حلوائی، اسی طرح اور بھی بہت سے پیشے ہیں۔

تمام پیشے اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر مختلف کام کرنے والے موجود نہ ہوں تو روز کا رہن سہن دشوار ہو جائے گا۔ ہمارا پورا وقت اپنی معمولی معمولی ضرورتوں کو اپنے ہاتھ سے پورا کرنے میں خرچ ہوگا اور ہم اپنی بڑی ذمہ داریوں کو نہ نبھا سکیں گے سارے کام آپس کے لین دین سے چلتے ہیں۔ ہر شخص ہر کام کے لائق نہیں ہوتا ہے۔ بعض آدمی کسی خاص کام میں مہارت پیدا کر لیتے ہیں اس کام کو وہ نہایت عمدگی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کاریگر کہلاتے ہیں۔ خواہ وہ قالین باف ہو، شال باف ہوں، بڑھئی ہوں یا سنار، یہ سب اپنا اپنا فن جانتے ہیں ان کی محنت اور لگن ہماری زندگی کو زیادہ آرام دہ اور خوشگوار بناتی ہے۔ ہمارا دیش ہمیشہ سے اپنی دست کاریوں کی بدولت دنیا بھر میں مشہور رہا ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ ہمارے کاریگروں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں میں خوب مقبول ہوں تو یہ اسی وقت ممکن ہے جب اپنے کاریگروں کی پوری قدر کریں۔

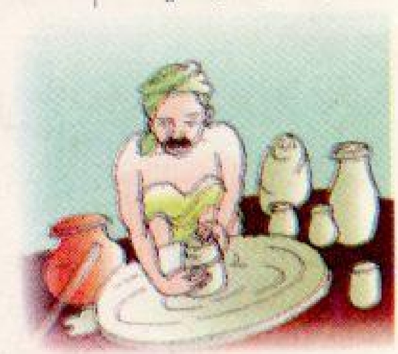

بات یہ ہے کہ کاریگر خود سے نفیس اور کارآمد اشیاء نہیں بناتے۔ ان سے بنوائی جاتی ہیں۔ کام کرنے والوں کا دل، قدردانوں کی ہمت افزائی سے بڑھتا ہے جب ہم اپنے کاریگروں کو دل کھول کر بڑھاوا دیں گے اور ان کے ہاتھ کا بنا ہوا سامان خود خریدیں گے تو دوسرے بھی دھیان دیں گے۔

اس زمانے میں مشین کے کام کی ریل پیل ہے اور دست کار کو لوگ بھولتے جارہے ہیں لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ مشین کی بنی ہوئی چیز یکسانیت رکھتی ہے اور ہاتھ کی بنی ہوئی چیز میں خصوصیت ہوتی ہے اس کی بات ہی کچھ اور ہے۔ ہمارا کشمیر اپنی دست کاریوں کے لئے مشہور ہے۔ ہمارے شال ،قالین گبّے ،آخروٹ کی لکڑی کا کام، پیپر ماشی کا کام، اپنی مثال آپ ہیں۔

کچھ لوگ مہتر اور بھشتی جیسے عام پیشہ وروں کو حقیر سمجھتے ہیں لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ ذرا سوچیے اگر ایسے لوگ ہمارے درمیان نہ ہوں تو ہمیں کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ کام بظاہر معمولی اور آسان نظر آتے ہیں۔لیکن ہماری زندگی میں ان کی بڑی اہمیت ہے ان کی خدمت ہمارے لئے بڑی سہولتیں پیدا کر دیتی ہیں ہمیں کام دھندے کے لئے وقت مل جاتا ہے۔اور بہت کچھ تکلیف سے بچ جاتے ہیں۔ کاریگر ہوں یا دوسرے پیشہ ور ہوں سب کے سب شکریہ کے مستحق ہیں۔

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
پیشہ ور	:	کسی قسم کا کام کرنے والا
دیگر	:	دوسرا
غلاظت	:	گندگی
عالی شان	:	بڑی شان
شال باف	:	شال بُننے والا
فن	:	ہنر
آرام دہ	:	آرام دینے والا
دست کاری	:	ہاتھ کا کام

مقبول	:	پیارا، پسندیدہ
کارآمد	:	کام میں آنے والا
معمار	:	عمارت بنانے والا
بھشتی	:	پانی بھرنے والا
اشیاء	:	(شئے کی جمع) چیزیں
قدردان	:	قدر کرنے والا
ہمت افزائی کرنا	:	حوصلہ بڑھانا
ریل پیل	:	کثرت، زیادتی
یکسانیت	:	ایک سا ہونا
اپنی مثال آپ ہونا	:	بے مثال ہونا، غیر معمولی، اپنے جیسا کوئی اور نہ ہونا
حقیر سمجھنا	:	بُرا سمجھنا، کم سمجھنا
بظاہر	:	ظاہر میں، دیکھنے میں
مستحق	:	حق رکھنے والا حق دار

سوچئے اور بتائیے:

1. اگر مختلف پیشہ ور موجود نہ ہوں تو کیا ہو جائے گا؟
2. کشمیر کی مشہور دست کاریاں کون کون سی ہیں؟
3. چار پیشہ وروں کے نام اور ان کے کام بتائیے؟
4. اس زمانے میں لوگ دست کاریوں کو کیوں بھولتے جا رہے ہیں؟

ان جملوں کو پڑھیے اور سبق سے پانچ فعل تلاش کرکے اپنی کاپی میں لکھئے

''ہم دیکھتے ہیں۔ دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔ اکیلے وہ کام نہیں کرسکتا۔ دوسرے بھی دھیان دیں گے'' ان جملوں میں دیکھتے ہیں ''دیکھتے ہیں'' ''دھوتا ہے'' ''کرسکتا'' ''دیں گے'' اسی طرح کے سبق میں سے پانچ فعل تلاش کیجیے۔''

نیچے لکھے الفاظ کے معنی لکھ کر جملے بنایے

معمار	غلاظت	نجّار
مقبول	آرام دہ	

آپ بڑے ہوکر کیا بننا پسند کریں گے دس جملوں میں لکھیے۔

سبق:14

ایکتا

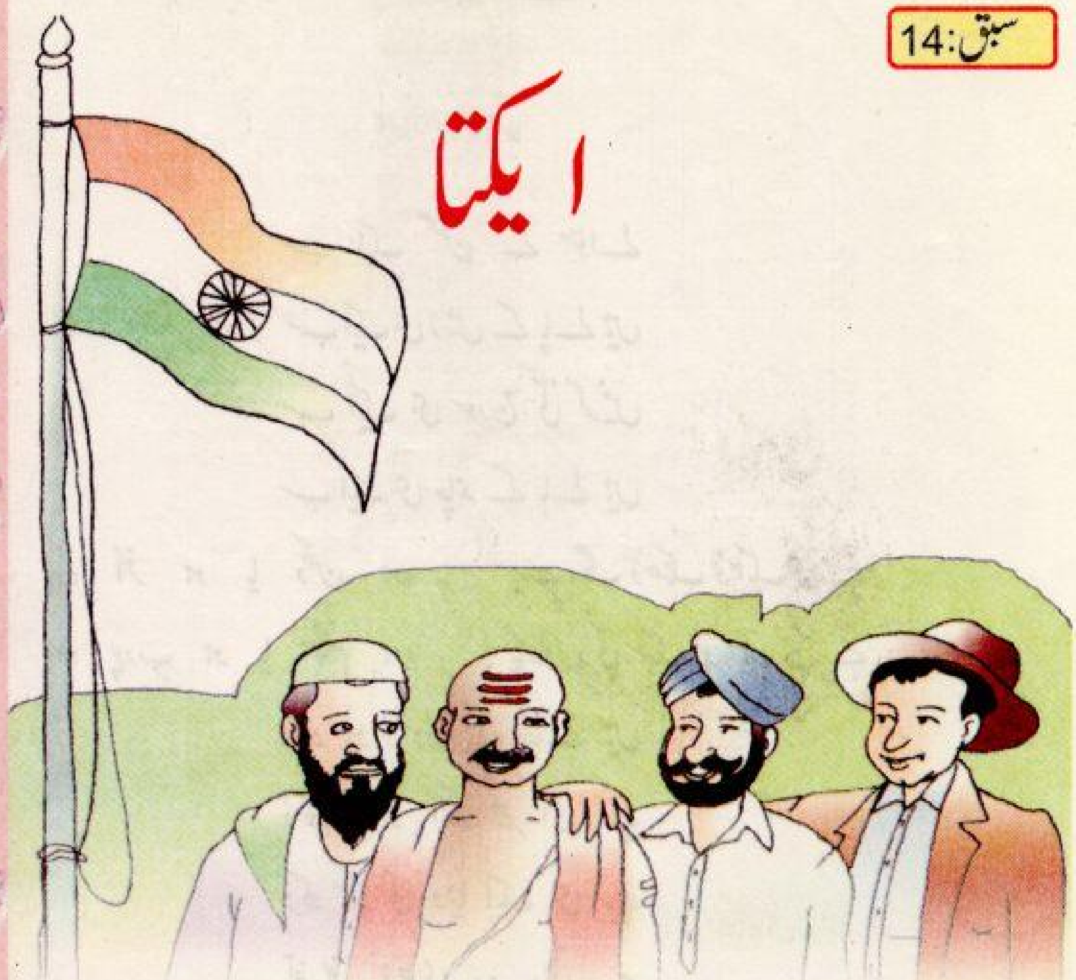

وہ پورب ہو یا پچھّم ہو،   پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

ہر بیج خزانہ ہوتا ہے

ہر مٹّی سونا ہوتی ہے

ہر ساگر اَمرت ساگر ہے

ہر سیپ کے دِل میں موتی ہے

بکھرے ہوئے تارے لاکھ سہی   پر ان کی چمک تو ایک سی ہے

وہ پورب ہو یا پچھّم ہو   پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

سب ایک گگن کے متوالے
سب ایک ہی زمیں کے پالے ہیں
سب ایک ہی سورج کی کرنیں
سب ایک ہی چاند کے ہالے ہیں
وہ اُتّر ہو یا دکھن ہو، ست رنگ دھنک تو ایک سی ہے
وہ پورب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے
سُکھ ہو تو دِل کھل جاتے ہیں
دُکھ ہو تو آنکھ بھر آتی ہے
دُکھ سکھ کی دنیا ایک ہی ہے
تفریق دھری رہ جاتی ہے
پودے تو ہزاروں ہوتے ہیں، ٹہنی کی لچک تو ایک سی ہے
وہ پورب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

(شاذؔ تمکنت)

1. پڑھیے اور سمجھیے :

لفظ		معنیٰ
ایکتا	:	میل جول، اتحاد
ساگر	:	سمندر
اَمرت	:	وہ پانی جس کو پی کر انسان امر ہو جاتا ہے، آب حیات
گگن	:	آسمان
سیپ	:	ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں
متوالے	:	مست، مدہوش
ست رنگ	:	سات رنگ
دھنک	:	قوس قزح سات رنگوں والی کمان جو بارش کے دنوں میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے
آنکھ بھر آنا	:	آنکھوں میں آنسو آجانا
تفریق	:	فرق، بھید

2. غور کیجیے

اُردو ایک میٹھی زبان ہے۔ یہ اس لئے میٹھی ہے کہ اس کے الفاظ بولنے میں آسان اور سننے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اردو کئی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ اس میں عربی ،فارسی اور ہندی کے الفاظ ہیں ۔ہندی کے ایسے بہت سے لفظ جیسے پورب، پچھّم، ساگر، امرت، گگن، اتر، دکھن، سکھ، دُکھ وغیرہ۔ آپ نظم ''ایکتا'' میں پڑھ چکے ہیں ان الفاظ میں جو مٹھاس ہے وہی مٹھاس اس کے معنی میں مٹھاس موجود ہے۔

اس نظم میں شاعر نے ایکتا کا سبق دیا ہے اور پورب، پچھّم کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں مگر ان کے پھولوں کی خوشبو میں کوئی فرق نہیں یعنی سارے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔ پورب، پچھّم کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ یہ دونوں دنیا کے دو کونے ہیں اس لئے بہت دور ہیں مگر دور ہونے کے باوجود ان کی خوشبو میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح ساری دنیا کے ہر انسان چاہے وہ کسی بھی جگہ رہتے ہیں ایکتا کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں۔

سوچیے اور بتایئے

1. ہر بیج کو خزانہ کیوں کہا گیا ہے؟

....

2. "سب ایک زمین کے پالے ہیں" سے کیا مراد ہے؟

....

3. چاروں سمتوں کے نام کیا ہیں؟

....

صحیح لفظ چُن کر مصرعہ مکمل کیجیے

سونا دھری موتی سورج ہالے

1. ہر سیپ کے دل میں...... ہے
2. سب ایک ہی چاند کے ...... ہیں
3. ہر مٹی .... ہوتی ہے
4. تفریق .... رہ جاتی ہے

نیچے چند الفاظ دیے گئے ہیں جن کا املا غلط ہے ان کا درست املا سامنے دیے گئے خانے میں لکھیے

محک		کھزانہ		شونا	
شاگر		موطی		جمین	
تفریک		آنک		ہجاروں	
سُرج		فولوں		دکھن	

درج ذیل الفاظ سے جملے بنایئے۔

خزانہ مٹی چاند دُکھ سُکھ

موتی سیپ سورج ٹہنی

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق: 15

سِند باد جہازی

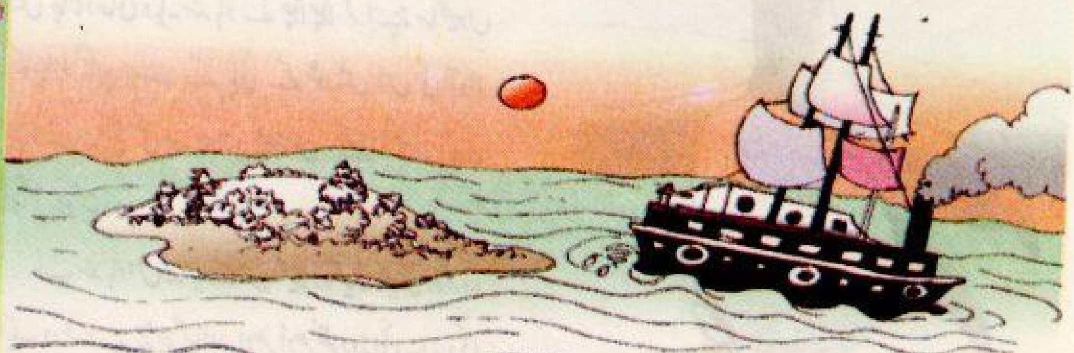

شہر بغداد میں سِند باد نام کا ایک سوداگر تھا۔ اُسے تجارت کے سلسلے میں اکثر ایک مُلک سے دوسرے ملک جانا پڑتا تھا۔ اس کی عمر کا بڑا حصہ پانی کے جہازوں کے ذریعہ سفر کرنے میں گزرا۔ اس لئے لوگ اس کو سند باد جہازی کہنے لگے۔ ایک بار اس نے بہت سامال خریدا اور جہاز پر سوار ہو گیا۔ اس جہاز میں سب تاجر ہی سوار تھے۔ جہاں جزیرہ نظر آتا یہ جہاز وہاں ٹھہرالیا جاتا۔ یہ تاجر جزیرے میں جا کر اپنا مال بیچتے اور وہاں کا مال خریدتے۔ بہت دنوں تک یہ لوگ سمندر میں سفر کرتے رہے۔ ایک دن جہاز نے ایک جریزہ کے پاس لنگر ڈالا۔ سب تاجر جہاز سے اُتر کر جزیزے میں گئے۔ سند باد بھی جہاز سے اُتر گیا۔ اس جزیرے میں کوئی آبادی نہیں تھی۔ چاروں طرف جنگل اور سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا جدھر دیکھو پھلوں کے درخت تھے۔ سند باد کے ساتھی جزیرے کی سیر کرنے اور پھل جمع کرنے لگ گئے۔ سند باد ایک درخت کے نیچے سبزے پر لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔ بہت دیر بعد جب سند باد کی آنکھ کھلی تو سب ساتھی جا چکے تھے۔ وہ گھبرا کر ساحل کی طرف دوڑا تو جہاز دور سمندر

میں جاتا دکھائی دیا۔ سندباد نے چلّا چلّا کر اپنے ساتھیوں کو پکارا لیکن سمندر کے پانی کے شور میں اس کی آواز جہاز تک نہ پہنچ سکی اور جہاز دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔

اب سندباد اس جزیرے میں اکیلا رہ گیا۔ مایوس ہوکر وہ ایک درخت پر چڑھ گیا اور اِدھر اُدھر نظر دوڑائی ۔ اس کی نظر ایک بہت بڑی گول سفید چیز پر پڑی۔ سندباد درخت سے اُتر کر اس کی طرف چل پڑا۔ نزدیک پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہ انڈے جیسی کوئی چیز ہے جس کا گھیر تقریباً پندرہ فٹ تھا اور اونچائی اس کے سر سے بھی زیادہ تھی۔ وہ ابھی حیرت سے اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ سائیں سائیں کی آواز سنائی دی۔ جیسے تیز آندھی آرہی ہو، اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک بہت بڑا پرندہ تیزی سے اُترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پنجے ہری ٹہنیوں جیسے تھے۔ سندباد کے ہوش جاتے رہے۔ اور وہ جلدی سے اس گول سی چیز کے پاس دُبک کر بیٹھ گیا وہ پرندہ اسی گول چیز پر آ بیٹھا اب سندباد نے سمجھا کہ یہ گول سی چیز اس پرندے کا انڈا ہے۔ سندباد کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اس نے سر سے پگڑی کھولی اور اپنے آپ کو اس پرندے کی ٹانگ کے ساتھ مضبوطی سے باندھ لیا۔ رات اسی طرح گزار دی۔ صبح ہوتے ہی پرندہ آسمان کی طرف اُڑنے لگا اور اس کے ساتھ بندھا ہوا سندباد بھی۔ اُڑتے اُڑتے وہ اتنی اونچائی پر پہنچ گیا کہ زمین نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

اچانک وہ پرندہ تیزی سے اُترنے لگا اور پلک جھپکتے ہی ایک گھاٹی میں اُتر گیا۔ زمین پر اترتے ہی پرندے نے لپک کر اپنی چونچ میں ایک بہت بڑا سانپ پکڑا، پھر وہ اُڑنے ہی کو تھا کہ سندباد نے جلدی سے اپنے آپ کو کھول لیا۔

گھاٹی بہت گہری تھی۔ چاروں طرف بہت اُونچے اُونچے پہاڑ تھے۔ سندباد راستے کی تلاش کرنے چلا تو اُسے دور تک ہیرے ہی ہیرے بکھرے نظر آئے۔ یہاں بڑے بڑے اژدہے بھی تھے۔ جو آدمی کو نگل جاتے ہیں۔ اژدہوں سے بچنے کے لئے اس نے ایک غار ڈھونڈ لیا۔ سندباد غار میں گھس گیا اور ایک بڑے پتھر سے اُس کا منہ بند کر کے لیٹ گیا۔ سانپوں کی پھنکار سے رات بھر اسے نیند نہیں آئی۔ صبح ہوئی تو وہ غار سے باہر آیا بھوک مٹانے کے لئے اس نے درختوں کے پھل توڑ کر کھائے۔ اسے ایک چشمہ نظر آیا۔ وہاں آ کر اس نے پانی پیا اور چشمے کے کنارے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پہاڑی سے گوشت کے ٹکڑے گرنے لگے۔ بڑے بڑے عقاب ان ٹکڑوں کو اٹھا کر لے جاتے، ان ٹکڑوں کے ساتھ ہیرے بھی چپک جاتے۔ اتنے میں پہاڑوں پر انسانوں کا شور سنائی دیا۔ اب سندباد سمجھ گیا کہ جواہرات حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

سندباد کو ایک تدبیر سوجھی۔ اس نے بہت سے ہیرے جواہرات اپنی جیبوں میں بھر لئے اور گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھا کر سر کی پگڑی سے اپنی پیٹھ پر کس کر باندھ لیا اور لیٹ گیا۔ تبھی ایک عقاب گوشت کی لالچ میں سندباد پر جھپٹا اور گوشت کو پنجوں میں دبا کر سندباد سمیت لے اُڑا۔ عقاب اپنے گھونسلے میں بیٹھ گیا تو سندباد نے خود کو آزاد کیا اور زمین پر کود گیا۔ اُسے گرتا دیکھ کر لوگ دوڑ کر اس کے پاس آئے۔ سندباد نے انہیں اپنی کہانی سنائی سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے اُسے اپنے ساتھ جہاز میں بٹھا لیا۔ وہ کچھ دنوں کے بعد اپنے وطن بغداد پہنچ گیا۔

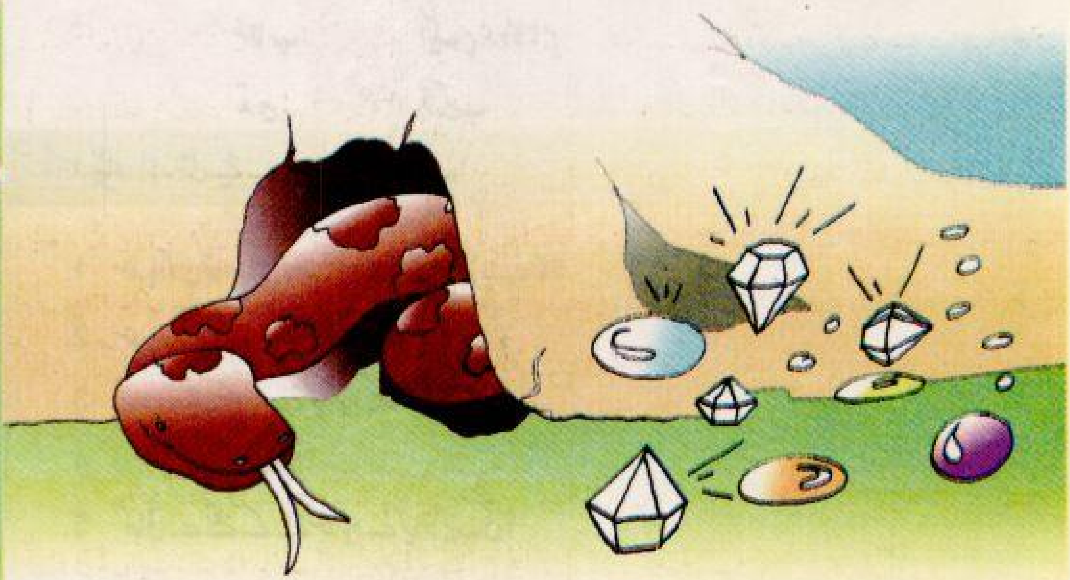

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
سوداگر:	تجارت کرنے والا، تاجر
جزیرہ:	زمین کا ٹکڑا جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا
لنگر ڈالنا:	جہاز کو ساحل پر کھڑا کرنا
سبزہ:	ہریالی
ساحل:	سمندر یا دریا کا کنارہ
گھاٹی:	وہ جگہ، جو چاروں طرف پہاڑوں سے گھری ہو
غار:	کھوہ
چشمہ:	پانی گرنے یا نکلنے کی جگہ
عُقاب:	ایک پرندہ کا نام
تدبیر:	ترکیب

سوچیے اور بتایئے:

1. سند باد کون تھا اور اس کو سند باد جہازی کیوں کہا جانے لگا؟
2. سند باد جزیرے میں اکیلا کیسے رہ گیا؟
3. جزیرے میں سند باد نے کیا کیا دیکھا؟
4. وہ جزیرے سے کیسے نکلا؟
5. گھاٹی سے نکلنے کے لئے سند باد نے کیا ترکیب کی؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے مناسب لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجئے

سمندر	بیچتے	خریدتے	پھل	گھاٹی	غار

1. بہت دنوں تک لوگ.................... میں سفر کرتے رہے
2. تاجر جزیرے میں جا کر اپنا مال.................... اور وہاں کا مال....................
3. سندباد کے ساتھ جزیرے کی سیر کرنے اور.................... جمع کرنے میں لگ گئے
4. پرندہ تیزی سے نیچے اُترنے لگا اور ایک.................... میں اُتر گیا
5. اژدہوں سے بچنے کے لئے سندباد نے ایک.................... ڈھونڈ لیا

صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگایئے

(الف) غار کے معنی کیا ہوتے ہیں

(i) سجاوٹ (ii) کھوہ (iii) ہریالی (iv) کیاری

(ب) کون سا لفظ صحیح ہے

(i) اوقاب (ii) اوکاب (iii) عکاب (iv) عُقاب

(ج) سندباد کون تھا؟

(i) ڈاکٹر (ii) شاعر (iii) سوداگر (iv) ماسٹر

(د) سائیں سائیں کی آواز کس چیز کی تھی؟

(i) ہوائی جہاز (ii) تیز ہوا (iii) ہیلی کاپٹر (iv) پرندہ

(ر) سندباد نے کس چیز کو سر کی پگڑی سے باندھ لیا

(i) گوشت کا ٹکڑا (ii) پتھر کا ٹکڑا (iii) جواہرات کے ٹکڑے (iv) روٹی کا ٹکڑا

غور کیجیے اور بتایئے:

1. سند باد کوایک ترکیب سوجھی، اس نے بہت سے ہیرے جواہرات اپنی جیبوں میں بھر لیے
2. سند باد جزیرے میں اکیلا رہ گیا تھا۔ مایوس ہوکر وہ ایک درخت پر چڑھ گیا
3. سند باد نے چلاّ کر ساتھیوں کو پکارا، پانی کے شور میں اس کی آواز ان تک نہ پہنچ سکی

اوپر لکھے جملوں میں اُس ،وُہ ،اِس ،اُن نام کے بجائے آئے ہیں پہلے دوسرے اور تیسرے جملے اُس ، وہ اور اِس سے مراد سند باد ہے اور تیسرے جملے میں اُن سے مراد ساتھیوں سے ہے۔

ایسے لفظوں کو جو نام کے بجائے آئیں اِسم ضمیر کہتے ہیں۔

اس سبق سے تلاش کر کے ایسے پانچ جملے لکھیے جن میں ضمیر کا استعمال ہوا ہو۔

نیچے لکھے الفاظ کو واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے

سوداگر		ممالک		جگہ	
جزیرہ		درختوں			

نیچے لکھی گئی کہانی میں خالی جگہوں کو دیے گیے الفاظ سے مکمل کیجئے

سوداگر ۔جزیرے۔ گوشت۔ انڈا۔ پرندہ۔ گھاٹی۔ چیز۔ بہت بڑا

پگڑی۔ بیٹھ۔ پنجوں۔ حاصل۔ ٹانگ۔ عقاب۔ ہیرے۔ آزاد

سند باایک .... تھا۔ایک بار وہ بہت سامان خرید کر جہاز پر سوار ہوا۔ جہاز ایک .... پر رُکا۔ سند باد جہاز سے اتر کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ جلد ہی اس کو نیند آ گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو جہاز جا چکا تھا۔اب وہ جزیرے پر اکیلا رہ گیا۔اس نے اِدھراُدھر دیکھا اس کی نظر ایک سفید گول .... پر پڑی۔وہ کسی پرندے کا .... تھا۔ تھوڑی دیر میں اس نے دیکھا کہ وہ .... اڑتا ہوا آ رہا ہے۔وہ درخت کے نیچے چھپ گیا۔اس نے .... کھول کر اس کو پرندے کی .... کے ساتھ باندھ لیا۔اور ایک .... میں جا اُترا۔ وہاں بہت سے .... تھے لوگ ان کو .... کے ٹکڑوں سے چپکا کر .... کرلیا کرتے تھے اس نے .... کا ٹکڑا اٹھا کر اپنی پیٹھ پر .... لیا۔تھوڑی دیر میں ایک .... اس پر جھپٹا اور اسے اپنے .... میں دبا کر اُڑا اور اپنے گھونسلے میں .... گیا۔اس طرح سند باد نے خود کو .... کیا اور زمین پر کود گیا۔

سرسری مطالعہ

پہیلیاں

.1	ایک تھال مُوتیوں سے بھرا		سب کے سَر پر اَوندھا دھرا
.2	ایک جانور اصلی		جِس کی ہڈّی نہ پسلی
.3	ایک ڈبّے میں بتیس دانے		بوجھنے والے بڑے سیانے
.4	ایک ایسی دیکھی نار		تیس بیٹیاں بیٹے چار
.5	ایک گھر میں بارہ خانے		ہر میں تیس اکتیس دانے
.6	ایک پہیلی میں بوجھاؤں		سر کو کاٹ نمک چھڑکاؤں
.7	اِدھر کھونٹا اُدھر کھونٹا		گائے مرکھنی دودھ میٹھا
.8	چڑھے ناک پر پکڑے کان		بچّوں بولو کون شیطان
.9	عجب سنی ایک ایسی بات		نیچے پھل اور اُوپر پات
.10	واہ خُدایا تیرا کام		باہر ہڈّی اندر چام

جواب پہیلیاں

5	سال اور مہینہ	3	دانت
1	آسمان	9	اننّاس
7	سنگھاڑا	4	مہینہ کا دن اور ہفتہ
2	جونک	6	کھیرا
8	چشمہ	10	کچھوا

سبق: 16

ہمارے تہوار

موسم بَدلے، بَدلے وَار
ہر موسم لائے تہوار
تَھر تَھر کانپے سردی آئی
سُوئیٹر جلدی لاؤ بھائی

سردی تہواروں کی بہنا
لائی دِیپاولی کا گہنا
دَشمی و دَسہرہ منایا
اور اَماوس دیپ جلایا

گئی عید کرسمس لے آئی
کیک مٹھائی سب نے کھائی
آیا پھاگن ہولی آئی
رنگ بھری پچکاری لائی

رِم جھم رِم جھم برکھا آئی
ساون کا اُپہار لے آئی
پیاری پیاری بہنا آئی
رَنگ رَنگیلی راکھی لائی

پڑھیے اور سمجھیے:

لفظ		معنی
وار	:	دن
گہنا	:	زیور
بہنا	:	بہن
پھاگن	:	ہندی کا ایک مہینہ جو فروری مارچ میں آتا ہے۔
اماوس	:	جس رات چاند نہیں نکلتا
اُپہار	:	تحفہ

پانچ تہواروں کے نام تلاش کیجیے۔

ص	م	و	گ	ح	کھ	ڈ	پ	ل	د
پ	کھ	د	س	ہ	ر	ا	م	ک	ر
س	گ	ج	ہ	ف	س	ب	س	ر	چھ
ب	ح	پ	و	پھ	د	ا	ش	ق	ل
ر	ٹ	چ	ل	د	ی	و	ا	ل	ی
ط	د	ع	ی	د	ک	ر	س	م	س

S.S.A. 2013-14 (Free)

تصویر دیکھ کر پہچانیے اور تہواروں کے نام سے ملایئے

دیوالی

عید

دسہرہ

ہولی

کرسمس

راکھی کا تہوار

جوڑیے اور ملایئے کہ ہم ان تہواروں پر کیا کرتے ہیں؟

دیپاولی	=	راون کا پتلا جلاتے ہیں۔
رکشابندھن	=	رنگوں سے کھیلتے ہیں۔
دسہرہ	=	دیپ جلاتے ہیں۔
ہولی	=	سویاں کھاتے، کھلاتے ہیں۔
عید	=	بہن بھائی کو راکھی باندھتی ہے۔

نیچے چند الفاظ دئے گئے ہیں۔ جن کا املا غلط ہے۔ درست املا لکھئے:

طھوار کھوس موشم

اید فاگن

جملے بنایئے

ساون ہولی عید

دسہرہ راون راکھی

سبق:17

کھانے پینے کے آداب

اُستاد: بچو! آپ لوگ تشریف رکھئے۔

طلبا۔ شکریہ جناب

اُستاد۔ میرے عزیز بچو! آج میں کھانے پینے کے حوالے سے آپ سے کچھ باتیں کروں گا۔ اچھا سب سے پہلے یہ بتائیے کہ اسکول سے واپسی کے بعد گھر جا کر آپ پہلے کیا کرتے ہیں؟

ارشد: (طالب عالم) جناب۔ سب سے پہلے میں گھر کے بزرگوں کو سلام کرتا ہوں۔

اُستاد۔ بہت خوب تو سن لیا بچو جب بھی اسکول سے واپس گھر پہنچئے تو سب سے پہلے اپنے بزرگوں کو سلام ضرور کیجئے۔ سمجھ گئے نا۔

طلباء۔ جی جناب۔

اُستاد۔ اچھاتم بتاؤ عذرا، کھانے سے پہلے کیا کرنا واجب ہے۔

عذرا کھانے سے پہلے مُنہ ہاتھ دھویا جاتا ہے۔لہٰذا میں بھی منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھاتی ہوں۔

اُستاد بس اتنا ہی کافی ہے کہ اور کچھ ضروری ہے۔

عذرا۔ خاموش رہتی ہے۔

اُستاد۔ تم بتاؤ اعیان!

اعیان۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، کلی کرنا، واجب ہے۔کھانا ہمیشہ صاف ستھرے دسترخوان، صاف تھالی یا پلیٹ میں رکھ کر کھانا چاہئے۔

اُستاد۔ اچھا اس سے آگے بھی کچھ کسی کو کہنا ہے؟

طلباء۔ سبھی خاموش ہیں۔

اُستاد۔ تو سنئے کھانے پینے کے کچھ اور بھی آداب ہیں جن کا ہمیشہ خیال رکھنا ضروری ہے۔ذرا دھیان سے سنئے اور اسے اپنے گھر پر استعمال کیجئے۔

ارشد اور اعیان نے ٹھیک ہی کہا کہ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا، کھانے کی چیزوں کو صاف ستھرے سترخوان، تھالی یا پلیٹ میں رکھ کر کھانا چاہئے۔

آیئے اس کے آگے کی کچھ ضروری ہدایات میں آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں۔میں یکے بعد دیگرے تختہ سیاہ پر لکھ رہا ہوں اور آپ لوگ بھی اپنی اپنی کاپی پر صاف صاف لکھ لیجئے۔

(i) کھانے کے لئے مناسب طور سے بیٹھئے۔لیٹ کر یا تکیہ لگا کر کھانا بُری بات ہے۔

(ii) کھانا اس وقت کھایئے جب بھوک لگی ہو۔ورنہ بغیر بھوک کے کھانا بُری بات ہے۔

(iii) کھانا اس وقت چھوڑ دیں جب ذرا سی بھوک باقی ہو جو ایسا کرتے ہیں وہ تندرست رہتے ہیں۔جو زیادہ کھاتے ہیں وہ آئے دن بیمار پڑتے ہیں۔

عماد: جناب کھیت کے مزدور تو بہت کھاتے ہیں وہ بیمار کہاں پڑتے ہیں۔

اُستاد: صحیح فرمایا آپ نے عماد مگر ذرا یہ تو دیکھئے کہ کھیت میں کام کرنے والے مزدور کتنی محنت کرتے ہیں وہ کھانے کے حساب سے محنت بھی کرتے ہیں لہذا ان کا معدہ ٹھیک رہتا ہے۔ کیوں کہ ان کے جسم سے پسینہ بھی زیادہ گرتا ہے اور کھانا پچتا بھی ہے۔ بیٹھیے! اب آگے لکھئے اور کھانے کی ضروری ہدایات ہیں۔

(iv) چھوٹا لقمہ لیں اور اچھی طرح چبائیں۔ چبانے سے کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ پہلا نوالہ کھالیں اس کے بعد دوسرا نوالہ اٹھائیں۔ کھانے میں عیب مت نکالئے۔ پسند نہ ہو تو کم کھایئے۔

(v) ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ کھانا بہت گرم ہو تو اس میں پھونک نہ ماریئے۔ اتنی دیر صبر کیجئے کہ ٹھنڈا ہو جائے۔

(vi) پانی پینا ہو تو دائیں ہاتھ میں گلاس لے کر پیجئے۔ کھڑے یا لیٹے لیٹے پینا ٹھیک نہیں ہے۔ پینے سے پہلے پانی دیکھ لینا مناسب ہے۔ شاید کوئی تنکا، بال یا کیڑا اس میں پڑا ہو۔

(vii) کھانا کھا چکنے کے بعد دسترخوان پر پڑے کھانے کے ریزے احتیاط سے چُن کر الگ رکھ دیں۔ پھر برتن اٹھائیں اور منہ ہاتھ اچھی طرح صاف کیجئے۔

(viii) جو لوگ ادب سے کھانا نہیں کھاتے وہ بے ادب سمجھے جاتے ہیں۔ پاس بیٹھنے والے ان سے نفرت کیا کرتے ہیں۔

استاد۔ اچھا میرے بچو! گھنٹی لگ چکی ہے۔ آج میں نے جو باتیں کھانے پینے کے آداب سے متعلق لکھایا ہے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنیٰ
پیشتر	:	پہلے
واجب	:	مناسب
عیب	:	بُرائی
ریزے	:	ریزہ کی جمع ٹکڑے
بے اَدب	:	جس کو ادب نہ ہو۔

سوچیے اور بتایئے۔

1۔ کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہئے۔؟

....

2۔ کھانا کس وقت کھانا چاہئے۔؟

....

3۔ پانی کس وقت پینا چاہئے۔؟

....

4۔ کھانا کھا چکنے کے بعد کیا کرنا چاہئے۔؟

....

املا درست کیجیے

1. ریجے	
2. اَیب	
3 جما	
4 پاص	
5 جندگی	

خالی جگہوں میں مناسب لفظ بھریئے:

(i) کھانے سے پہلے .... دھویا جاتا ہے۔

(ii) کھانا ہمیشہ صاف ستھرے .... صاف تھالی یا پلیٹ .... رکھ کر کھانا چاہیے۔

(iii) کھانے میں لقمہ .... لیں

(iv) جو لوگ زیادہ کھاتے ہیں وہ آئے دن .... پڑتے ہیں

(v) چبانے سے کھانا خوب .... ہوتا ہے۔

سرسری مطالعہ

آسان نسخے

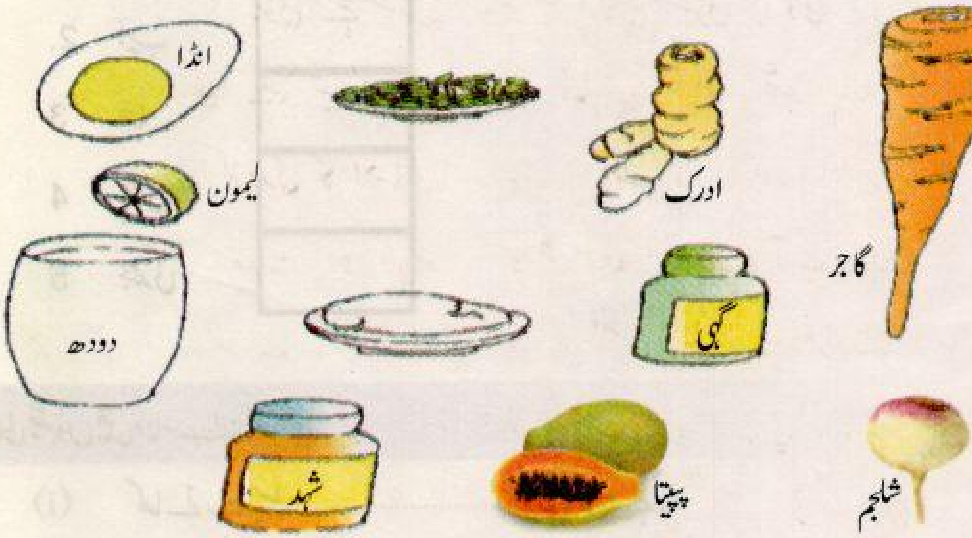

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے
وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے

اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی
تو استعمال کر انڈے کی زردی

جو ہو محسوس معدے میں گرانی
تو چکھ لے سونف یا ادرک کا پانی

اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ
تو کھا گاجر ، چنے شلغم زیادہ

جو بد ہضمی میں چاہے تو افاقہ
تو کر لے ایک یا دو وقت فاقہ

جو پیچش ہے تو پیچ اس طرح کس لے
ملا کر دودھ میں لیموں کا رس لے